

میں بہت اعلیٰ تھے اب اس طرح بڑاؤ کر رہی تھیں کہ گویا پہنچاتی بھی نہیں۔ یہ سب وقت کی بات ہے ان سب باتوں پر بھی اعلیٰ حاکم تفتیش جرائم جیوری کے فیصلہ کے برخلاف معلوم ہوتا تھا۔

پادری لانگڈن کو تفتیش کے دوسرے روز معلوم ہوا کہ اس سے اس کے اقارب لگانے و بیگانوں نے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے وہی فرڈ کے اشتیاق دیدنے (جسکو اس نے اس کمبخت اتوار کے روز سے نہ دیکھا تھا) اس کو باسٹ ہال جانے پر مجبور کیا۔ جہاں اس نے لظاہر وربان سے پوچھا کیا رئیس صاحب اندر ہیں؟

وربان۔ جی نہیں حضور وہ تو باہر گئے ہیں۔ اور کہہ گئے ہیں کہ اگر آپ آئیں تو کہہ دیا جائے کہ دفنی اسکاں آپ سے نہیں مل سکتے۔

لانگڈن۔ کیا یہ حکم خاندان کے باقی لوگوں پر بھی لازم آتا ہے؟
وربان۔ جی حضور سب پر۔

لانگڈن۔ مجبوراً ذرا ہنسنا۔ دگو اندرونی ایک نشتر سا اس کے جگر کے پار ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ آہ۔ جیسے رپڑے وربان کا نام) یہ ہٹھیک ہے مجھے اول اپنا یہ سیاہ داغ صاف کرنا چاہیے۔ خیر میں جانا ہوں لیکن مسٹر باسٹ کو میرا آداب عرض کرنا۔ اور کہنا کہ میں اعلیٰ حاکم تفتیش جرائم کے اجلاس کے بعد خود اب اپنے کو قریب نصف مجرم کے سمجھنے لگا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ پُر غم آنکھوں سے داپس ہو پڑا۔ ابھی وہ بمشکل نصف راہ پر پہنچا تھا۔ کہ اسے تار گھر کا ملازم ملائی

شروع ہوئے سے بیشتر اندرونی کمرہ ہی میں تھے
 انسپکٹر ماڈرلی نے جسکے ہاتھ میں مقدمہ کی بیج و بنیا دتھی۔ بلا
 کوئی سبب ظاہر کئے ہوئے کہا کہ مطابق شہادتوں کے قاتل سیدھا
 بھاگ کر گر جا میں آگیا۔ کیونکہ قاتل کے لئے یہ بالکل ناممکن تھا کہ
 خود ہی اندر سے چٹخنی چڑھاتا۔ ساتھ ہی اس نے حاضرین میں سے
 چھ سات آدمی پیش کئے۔ جنہوں نے شہادت دی کہ ہم گر جا میں
 موجود تھے۔ اگر کوئی آدمی اندر سے نکلتا تو اسے ہم ضرور دیکھتے
 مگر جتنے سوائے پادری لانگڈن کے اور کسی کو اندرونی کمرہ سے آنے
 نہیں دیکھا۔ جو آتے ہی پڑھنے کی میز پر بیٹھ گئے۔ (یہ ایسی بناویں
 گواہیاں تھیں کہ بعض تو سن کر حیران رہے۔ اور کہنے لگے جب شہادتیں
 اس قدر صاف تھیں تو پھر انسپکٹر ماڈرلی نے کیوں نہ ملزم کو گرفتار
 کر لیا؟ جس نے دریافت کر لے پر جواب دیا کہ مجھے اس خاندان کے
 اس قدر مشہور و معروف اور معزز نہ ہونے کے معذور رکھا۔
 اس آئنا میں جب پادری لانگڈن خود آنکھوں سے دیکھ اور
 سن رہا تھا کہ بعض لوگ اس کے برخلاف کیا کہتے تھے۔ اور جن میں
 وہ لوگ بھی تھے جو اسے بچپن سے جانتے تھے۔ اس کے چال
 چلن سے واقف تھے۔ اور اس کے خاندان کا بڑا ادب کیا کرتے
 تھے اور یا اب وہی لوگ ہر طرح سختی پر تے ہوئے تھے۔ اور پبل
 برسٹ گاؤں کی وہ بوڑھی عورتیں جن کے خیالات اس کے بارہ

تھا کہ سامنے سے نکل پڑا اس کو دینی فرڈ ایک قدرے سیاہی مائل شخص کے ساتھ دھبکوا اس نے مگر جا کے اندرونی کمرہ میں دیکھا تھا، آتے ہوئے دکھائی دی۔ اور جس کو کہ وہ اس دن نہ سمجھ سکا کہ کون تھا۔ مگر اب بخوبی یقین ہو گیا کہ یہ اس کا چچرا کھائی ہے۔ جو ہندوستان سے آیا ہے۔ اور اکثر راڈی جیسا ذکر کیا کرتا تھا۔

دینی فرڈ کشادہ ہاتھ کتے بخندہ پیشانی آگے بڑھی جس سے لانگڈن سمجھ گیا کہ وہ اس سے ناراض نہیں۔ اور اس کو اس پر اعتبار ہے اور ساتھ ہی اس سے سفید گورے چٹے ہاتھ کے ملائم دیباہ نے اسے اور زیادہ نصیحتیں دلا دیا۔

دینی فرڈ ہاتھ ملا کر کہتا ہے اپنے والد کی شرمناک کارروائی پر سخت افسوس کرتی ہوں۔

لانگڈن نے یہاں تک کہ وہیں ابھی ان کے واسطے پیغام دے آیا ہوں کہ اعلیٰ حاکم تفتیش پر انہیں میری نسبت یہ رائے قائم کی ہے کہ میں نے مسٹر نیپیل کو قتل کیا ہے۔ اور میں نے صرف ان کے خوش کرنے کے واسطے ہاں بھی کر لی ہے۔

اسٹورٹ جس کی تیز آنکھیں پادری کے خوبصورت چہرہ پر گڑی ہوئی تھیں ایک قدم آگے بڑھ آیا۔ جبکہ دینی فرڈ نے دونوں صاحبوں کا انہیں میں تعارف کرایا۔ اور کہا مسٹر اسٹورٹ تم اس معاملہ میں اس قدر مشغول اور بدحواس رہے ہو کہ میں تم سے یہ پوچھنے جھجکتی ہوں کہ تمہارا

اُسے ایکٹار دیا جو اس کے بچھے بھائی کی طرف سے جو فرانس میں بیمار تھا آیا تھا۔ اور اس کا مضمون مندرجہ ذیل تھا۔

پیارے لانگڈن۔ میں نے ابھی اخبار میں پڑھا ہے کہ پادری سیموئل ہینڈریسن کی موت کی وجہ بڑے پادری کا عہدہ خالی ہو گیا ہے لہذا میں تمہیں اپنے ہی گاؤں میں جیسا کہ تمہارا منشا بھی تھا بڑے پادری کا عہدہ دیتا ہوں۔ اثبات میں آج ہی جواب دو اگر انکار کیا تو میں تم سے کبھی نہ بولوں گا۔ تمہارا بھائی ولیم نرسنگیم۔

لانگڈن نے تار کو تہہ کر جیب میں رکھ لیا۔ اور تار کے ملازم سے کہا کہ اس کا کچھ جواب نہیں۔ جو یہ سننے ہی چلا گیا۔ تو لانگڈن اپنے منہ میں دل سے یوں باتیں کرنے لگا

”آہ پیارے بھائی آپ ہمیشہ کی طرح ضدی ہی رہے ہیں بالکل نصف بھی آپ کے ہنسیاں نہیں ہوں۔ کیونکہ خواہ میں کچھ بھی کروں لوگ اس کو بگاڑنے کی کوشش کریں گے۔ (وہ اب گاڑی کی پچھتہ سڑک سے گذر چکا تھا۔ اور سوچتا جاتا تھا کہ آخر انجام کیا ہو گا۔)“

اگر اُس نے بڑے پادری کا عہدہ قبول کر لیا تو بس سب یہی بول اُٹھیں گے کہ میں نے اس عہدہ کی خاطر یہ فعل کیا۔ اور دوسری طرف اگر انکار کروں تو تب لوگ یہ کہیں گے کہ میں نے جرم سے بچنے کے واسطے ایسا کیا۔ ساتھ ہی اُسے دینی کا خیال آ گیا۔ جس کو بخوبی اب وہ ایک گھر رہنے کو دینے کے لائق ہو سکتا تھا۔ وہ انہی خیالات میں غرق چلا جا رہا

خاموشی کو یوں نوٹا

میں بانتا ہوں کہ آپ دونوں میرے خیر خواہ ہیں۔ لہذا میں آپ سے صلاح کرتا ہوں۔ اور آپ کی رائے مانگتا ہوں۔ یہ بڑے بھائی نے مجھے تار دیا ہے اور یہاں ہر سٹ کے بڑے پادری کی جگہ مجھے قبول کرنے کو لکھا ہے۔ اب مجھے اس بارہ کیا کرنا چاہئے؟

دینی کے یہ نوک زبان تھا کہ کہہ دے ہاں قبول کر لو۔ مگر فوراً یہاں یہ خیال کر کے کہ یہ مشتاقی کچھ اچھا اثر پیدا نہ کرے گی۔ وہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو رہی۔ کہ اتنے میں اسٹورٹ بول اٹھا۔

اسٹورٹ۔ مسٹر لانگڈن میرے خیال میں آپ کے واسطے یہی بہتر ہے کہ آپ منظور ہی کریں۔ اور دشمنوں کا باہمت مقابلہ کریں۔ جو ادھر بھی ہیں اور ادھر بھی۔

لانگڈن۔ میں آپ کا مطلب اچھی طرح نہیں سمجھاؤں،

اسٹورٹ۔ جناب ابھی آپ کو ایک طرف سے کلیف پہنچا ہے کہ واقعات نے اور پولیس نے مجرم پھیرا لیا اور ادھر اب خفاقت بن گئی ہو رہی ہے۔ اس لئے یہی مناسب ہے کہ آپ عہدہ قبول کر کے بہادر جی اٹھا مقابلہ کریں اور ساتھ ہی اس کے۔۔۔۔۔

لانگڈن رجب دی سے قطع کلام کر کے ہاں ساتھ ہی کیا،

اسٹورٹ۔ ساتھ ہی یہ کہ میں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں ہیں اور یہ سن کر اڑھن خوش ہوا ہوں کہ آپ دونوں میں سے کوئی تمباکو

اس واردات قتل کی نسبت کیا خیال ہے۔ گو مجھے تمہارے خیال سے
 آگاہی نہیں۔ مگر تمہیں یاد رہے کہ مسٹر لانگڈن ٹریسنگھم میرے نہایت
 دوست ہیں۔ اگر تم نے ان سے اچھا سلوک نہ کیا تو میں تم سے کبھی
 خوش نہ ہوں گی۔

اسٹورٹ ہنسٹ اور بات ٹالنے کے طور پر حبث اپنا سکا کرین نکال کر
 لانگڈن کی خدمت میں پیش کیا۔

لانگڈن۔ میں خیاب کا از حد مشکور ہوں۔ افسوس ہے کہ میں تمہا کو
 نہیں پتیا۔

اسٹورٹ (جو بھاری تبا کو پینے والا تھا اپنے لئے ایک سگار نکال
 کیس کو حیب میں ڈال لیا) اور کہنے لگا آہ شاید آپ کے مرحوم کلاں
 پاور ہی نے تبا کو پینے والا مددگار پسند نہ کیا ہو۔

لانگڈن۔ نہیں یہ نہیں۔ اس بچا رسے نے تو کبھی اعتراض نہ کیا تھا لیکن
 میں خود ہی نہیں پتیا ہوں۔ اور نہ ہی وہ پیتے تھے۔

دینیما فرد اپنے چہرے بھائی کا منہ دیکھ رہی تھی اُسے دیکھا کہ یکایک
 اس کے چہرہ کی رنگت متغیر ہو گئی۔ اور اس کی نیلی آنکھیں چمکنے لگیں
 جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ننگال کا سراغ رساں جسکے نام سے ڈاکو و
 ٹھگ کانپتے تھے منورہ کچھ سوچ رہا ہے۔

لانگڈن (نے جب دیکھا کہ خاموشی زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ جو محض ایک
 سکارہ لینے کی وجہ سے پیدا ہوئی تو اس نے گفتگو کا پہلو بدل کر مہر

اسٹورٹ بول پڑا۔

اسٹورٹ تمام سندر میں کھڑ چھپایا ہوا ہے۔ ہاں وینی تم ابھی گھر نہ جانا چلو وہیں گلاب کے پھولوں والے تختہ میں چلیں۔ مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔ چنانچہ جب وہ دونوں اسی تپائی پر جس پر بیٹھکر اس نے اتوار کی عصر کو اظہار محبت کیا تھا، بیٹھ گئے تو اسٹورٹ نے اپنی جیب سے ایک لکڑی کی بنی ہوئی گولیوں کی ڈبیہ نکالی جس کو اس نے فوراً ہی نہیں کھولا۔ بلکہ چند منٹ سبز مخملی گھاس کی طرف دیکھکر سوچا۔ اور پھر کہنے لگا۔ وینی تم میری مدد کرنے کو باہمت تیار ہو جاؤ گو میں یہ نسبت ان محلات اور خانگی وارداتوں کے جنگل میں رہنا۔ اور ڈاکوں کا تعقب کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

وینی اس جلدی سانس لے کر، تو کیا تمہارا خیال ہے کہ لانگڈن گرفتار ہو جاوے گا؟

اسٹورٹ۔ ہاں اس میں کچھ شک بھی نہیں۔

اس جواب نے بیچارہ وینی کا چہرہ سرخ کر دیا۔ اور وہ

کاہتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

وینی۔ آہ اسٹورٹ یہ تمہارا کس قدر کمینہ پن ہے۔

جبکہ اسٹورٹ نے اس جواب کو خاموشی سے سنا۔ اور کہا بہتر ہے

کہ تم اسی طرح بیٹھ جاؤ۔ ورنہ پتھاؤ گی۔ خدا معلوم ان لفظوں میں کیا جاؤ تھا جو وینی فوراً خاموش ہو کر چپ چاپ بیٹھ گئی۔

نہ پتیا تھا۔ اور جس نے کہ مقدمہ کی بالکل حالت ہی بدلدی ہو اور اپنی ٹوپی کو سلام کیلئے ہاتھ لگایا۔ گو یادہ جانا چاہتا ہے۔ ورنہ بھی اس کے ارادہ کو سمجھ کر اس کے ساتھ ہو لی۔ اور خوش ہو کر بتحدہ پیشانی لانگڈن سے کہا کہ اسٹورٹ پر بھروسہ رکھو۔ اس نے اپنی ناک زمین سے لگا دی ہے۔ انشا اللہ نتیجہ مفید مطلب ہوگا۔

اسٹورٹ۔ دنیا ہی لو مڑی ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو بڑی چالاکی سے کارروائی کی ہے کہ نشان تک نہیں چھوڑا ہے خدا مالک ہو دیکھیا جاوے گا۔ ع

”بہت مرواں مدد خدا“

بارہواں باب

ایک سیپ کاٹن

قتل کا راز تو یہی ہے ٹن ہے نعمتہ تو دراصل یہ ہی ٹن پادری لانگڈن ان سے رخصت ہونے کے بعد تار کا جواب دینے ڈاکخانہ چلا گیا۔ ورنہ فرڈ بڑی دور تک خاموش اپنے بھائی کے ساتھ چلی گئی۔ اور سوچتی گئی کہ اسٹورٹ جو جلدی چلا آیا ہے تو ضرور کچھ سوچے ہوئے ہے۔ جسے وہ فوراً کام میں لانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ کامل یقین تھا کہ پادری لانگڈن بے گناہ ہے۔ کہ اتنے میں

کو قابو میں رکھو گی۔ کیونکہ ۵ راز را با یا ر خود ہر چند تا توانی بگو
دینی فرڈ۔ راڈرک کہتا ہے کہ میں بہت باتونی ہوں۔ لیکن اگر میری
خاموشی میرے پیارے لانگڈن کو کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو میں
ایسی خاموش ہو جاؤں گی جیسے کہ چوہیا۔

اسٹورٹ تو اس چیز کو دیکھو۔ اور مجھے بتاؤ کہ تم نے اس سے پیشتر
کہیں کبھی دیکھی ہے۔ اس نے ڈبیا کا ڈہکن ہٹا کر ایک گول سی چیز
لگائی۔ جو پہلے سنگ مرمر کی طرح معلوم ہوئی۔ مگر نزدیک سے دیکھنے
نے جلد ظاہر کر دیا کہ وہ سیپ کا ایک ٹن ہے کہ جو بیل کے رنگ کے
رچھلا کے ذریعہ کسی کوٹ یا واسکٹ میں لگایا جاسکے۔

دینی نے خوب غور کیا۔ اور انکار کا سر ہلایا۔ گو اسے کبھی خیال آتا
تھا کہ اس نے اس ٹن کو کہیں دیکھا ہے مگر یہ یاد نہ پڑتا تھا کہ کب اور کہاں؟
اسٹورٹ۔ کیا تم کسی ایسے شخص کو بھی نہیں جانتیں جو ایسے سیپ کے ٹن لگی ہوئی دھکت پنتا
وہی۔ نہیں ہمارے اس میل ہر سٹ گاؤں میں جو میں عموماً سب
دیہاتی کسان رہتے ہیں ایسے سیپ کے بٹنوں کی واسکٹ تو کوئی
نہیں پہنتا ورنہ میں ضرور دیکھتی وہ کبھی چھپے ہوئے نہ رہ سکتی تھی۔
اسٹورٹ۔ کیونکہ یہ سیپ کے ٹن قیمتی اور خود نما ہیں۔ خیر تم زیادہ سوچو شاید
تمہیں یاد آجائے کہ تم نے کہیں اور کسی شخص کو ایسے ٹن پہنے دیکھا ہے۔ تو فوراً مجھے
خبر کرنا۔ کیونکہ مسٹر مینڈیل کے قتل کے دریافت کا یہ ایک سراغ ہے۔

دینی نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ اؤہ اسٹورٹ یہ تم نے بڑا کام کیا ہے۔ تم نے اسے

اسٹورٹ۔ میں پادری کو پسند کرتا ہوں۔ اور مجھے اس کی بیگناہی پر کامل اعتبار ہے۔ اگر وہ جیسا کہ میں کہتا ہوں گرفتار بھی ہو گیا تو اس میں سراسر اسی کا فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ اتفاق کئے ہوئے لوگ جو اس کے برخلاف کام کر رہے ہیں شاید اپنی پرواز کے اندر تیار ہو کر جاکیں وینی فرڈ۔ پیارے اسٹورٹ تم بیشک بڑے قابل زیرک و ہوشیار ہو۔ اور میں نے بیوقوفی کی۔ جس کے لئے میں ناوم ہوں۔

اسٹورٹ۔ خیر اس بات کا کوئی خیال نہ کرو۔ دیکھو میرا مطلب یہ ہے کہ واقعات لانگڈن کے برخلاف ایسے بیچ وریج ہیں کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ اراداً ایسے بنائے گئے ہیں۔ لیکن ظاہر تو یہاں ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جس نے مسٹر منڈیل کو قتل کیا ہو۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کی جرأت بھی کی ہو تو اس میں اس کا کچھ فائدہ ہوگا۔ سو ضرور ہے کہ مسٹر منڈیل کا قتل خاص کسی وجہ سے کیا گیا ہے۔ لانگڈن ٹریننگھم کی گرفتاری سے اُن کا مطلب ہے کہ راستہ صاف ہو جائے اور جب وہ اس پر کامیاب ہو جاوے تو پھر وہ با آسانی اپنا دوسرا مقصد جو ہنوز تاریکی میں ہے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

وینی فرڈ (آبدیدہ ہو کر) آہ اسٹورٹ تم جیسے رحمدل ہو ویسے ہی ہوشیار بھی ہو اسٹورٹ۔ یہ بالکل نہیں۔ بلکہ میرا تو پیشہ ہی تحقیق جرم کرنا ہے مجھے بخیت پولیس انیسر اس میں خاص دلچسپی ہے۔ پر خیر اب ان باتوں کو جانے دو۔ کیا میں تم پر اعتبار کر سکتا ہوں۔ کہ تم اپنی زبان

اور عمارت "مال" کی خوشنمائی کی تعریف کرتا رہا

اسٹورٹ نواب کی باتیں خاموشی سے سنتا رہا۔ اور موقع پا کر جھٹ بول اٹھا۔ معاف کیجئے۔ اگر میں یہ پوچھوں کہ کیا آپ لوگ خوبصورت اونٹنی پھولدار اسکت پھنتے ہیں؟ اگر نہیں پھنتے ہیں تو کیا آپ کا کوئی سیپ کا بٹن کھو گیا ہے؟ اور یہ کہتے ہی اس نے وہ سیپ کا بٹن جیب سے نکال کر دکھلایا۔ جیکہ راڈی نے زور سے کہا۔ آؤہ اگر میں ایسا نفیس زیور پہنوں تو فوراً مارا جاؤں۔ مگر اسٹورٹ نے اپنے رشتہ دار کی اس بات کو نہ سنا۔ وہ تو اپنی قیافہ شناس آنکھیں نواب کے چہرے پر گڑا لے ہوئے تھا۔ کہ شاید اس کی آنکھ پھر ٹک جائے۔ ہونٹ ہلجائے یا نگہت میں کچھ فرق آجائے تو اس کا مطلب حاصل ہو جائے۔

لیکن ان میں سے اس نے ایک بات بھی نہ پائی۔ کیونکہ نواب اول درجہ کا مستقل مزاج دلیر اور چالاک تھا۔ اس نے کوئی ایسی حرکت نہ کی کہ اسٹورٹ کو کچھ شبہ ہو بلکہ نہسا۔ اور بولا۔

نواب۔ میرے پاس ایسی گھٹیا ظاہری دکھاؤ کی چیزیں نہیں۔ اور یہ کہہ کر منہ موڑا اور ونی کی طرف مخاطب ہو گیا۔ جو خود اس کے چہرہ کو دیکھ رہی تھی مگر کچھ معلوم نہ کر سکتی تھی۔

اسٹورٹ نے چپکے سے بٹن کو بھرڈ بٹہ میں ڈال داسکت کی جیب میں رکھ لیا۔ جس کی طرف نواب نے دیکھا تک نہیں، اور دل میں کہا اؤہو نواب اس قدر ہوشیار ہے کہ اس نے اتنا تک نہ پوچھا کہ یہ تمہارے کہاں سے

کہاں پایا اور یہ تمہیں کیسے معلوم ہے کہ قتل کے دریافت کا ایک سرخ ہے؟ اسٹورٹ - افسوس دیکھو میں تمہیں سب کچھ نہیں بتلا سکتا۔ یہ نہیں کہ میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا۔ تم خفا نہ ہو۔ اور وہ دیکھو نواب ڈی۔ گورن اور راڈرک آرہے ہیں۔ میں بغیر کچھ بتلائے نواب سے دریافت کرتا ہوں۔ شاید انہوں نے کسی کو پہنے دیکھا ہو مگر تمہیں یاد رہے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان ایک راز ہے۔

بہزگھاس کی پرلی روش پر راڈرک نواب کو لئے آ رہا تھا۔ اور جس کے ناخوش چہرہ سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ چلنے میں خوش نہیں ہے۔ مگر مجبور ہے۔ کیونکہ اس کو اور اس کی بہن دینی دونوں کو ہارسٹ لاک جنگل سے نکالا جانا نہ بھولا تھا۔ اور جس کی بابت انہوں نے نواب کو معاف نہیں کیا تھا۔

راڈرک و اس کے والد کو نواب راستہ میں مل گیا تھا۔ جہاں اس کے والد نے اسے کہا راڈی تم نواب صاحب کو ہال میں لے جاؤ اور دینی کو تلاش کر کے ان کو اس کے پاس بجاؤ۔ کیونکہ بوڑھے رتیں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسٹورٹ بھی گھر میں موجود ہے۔ سو جو راڈرک نے اسٹورٹ کو دیکھا وہ خوش ہو گیا۔ کیونکہ نواب دینی سے اب تنہائی میں نہ مل سکے گا۔ جبکہ دوسری طرف واقعی نواب کو مایوسی ہوئی۔ مگر اس نے اپنی مایوسی کو حسب معمول چالاکی سے چھپا لیا اور جب بادل ناخوش گم ہو چکا تو دینی نواب سے مل چکی تو وہ اسٹورٹ سے ملا اور بہت دیر تک باغیچہ

اُس دن کی صبح کو جس دن مرحوم کا اہل پادری کی لاش دفن ہونے کو تھی۔ نواب ڈی۔ گورن اپنے ناشتہ کی میز پر درجہ بجائے یہاں نماز کے کمرہ کے ایک دوسرے چھوٹے کمرہ کے وسط میں لگی ہوئی تھی۔ بیٹھا تھا۔ یہ زبردست شخصوں کی جگہ بنائی گئی تھی۔ مگر اس وقت صرف نواب ہی خاموش بیٹھا تھا۔ اور ایک ڈبلا بوڑھا آدمی جس کی کمر جھکی ہوئی تھی ناشتہ کھلائے پر مامور تھا۔ نواب اپنا ناشتہ کھانے میں مشغول تھا لیکن ساتھ ہی اپنے سامنے پھیلے ہوئے خطوط کو بھی دیکھتا جاتا تھا کہ یکایک اسے ایک لفاظی نظر پڑا۔ جس پر ڈانٹ کی نہر کا ہونا صاف ظاہر کر رہا تھا کہ خط ڈاک کی معرفت نہیں آیا۔ جسے اُس نے فوراً کھول کر پڑھا۔ اور اپنا ماتھ اٹھایا۔ جس پر کہ وہ تجربہ کار خزانہ خانساں دوڑ کر نزدیکی ہو گیا۔

نواب۔ گلنسر خانساں کا نام ہے مسٹرینڈیل مرحوم کے بھائی جنازہ پر جانے سے پہلے آج دن کا کھانا کھانے کو یہاں آویں گے کیونکہ وہ گرجا میں تنہا ہیں۔ اور جن کی خاطر کرنا میں نے اپنا فرض سمجھا ہے۔ کیونکہ مرحوم کا صرف یہی ایک حقیقی بھائی ہے۔ جو دارم ڈاکٹر کے کے جیل خانہ کا پادری ہے۔ جہاں مجرم قید کا حکم سنائے جانے کے بعد اول چھ ماہ گزارتے ہیں۔ کیوں کیا ایسا ہی ہے نا؟

خانساں۔ جی بیشک محض فرماتے ہیں۔

نواب۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے سب ملازم جنازہ کے جلوس میں

پایا۔ یا تمہارے اس سوال سے مطلب کیا تھا۔ واہ رے نواب واقعی تیرا فولاوی دل ہے۔ تجھے قابو میں لانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے کچھ آسان نہیں۔ اس وقت تو تو نے مجھے اپنے حساب سے بوقوت بنایا۔ گو نواب کے جلد رخصت ہو جانے کے بعد بھی اسٹورٹ اس معاملہ کی ادھیڑ میں مشغول رہا مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

تیرہواں باب

ڈوام وڈا سکر بس کا پوری

شمال دانہ ہائے سنجہ باہم چاہئے انفت دونوں میں راہ پیدا کر کے وناولس ملتے ہیں آخوہ نواب بڑا عاقل آدمی ہے۔ کیسی کیسی دم گھاتیاں یاد ہیں۔ اشہ کی پناہ قلعہ لائیکلور کے مہمان خانے کا کمرہ بہت ہی نفیس اور عالیشان تھا۔ تمام شیشم کی بی۔ اے پھولکاری کی ہوئی لکڑی لگی تھی کھڑکیوں میں برٹ قیمتی آئینے لگے ہوئے تھے۔ بڑھیا ریشمی پردے اور اعلیٰ قسم کا فرش تھا۔ اور دیواروں پر قد آدم روغنی تصویریں خاندان ٹریننگم کی لگی ہوئی تھیں۔ اور لان وروی رنگ کی کھڑکیوں کے نیچے ایک بڑا سبزہ زار قطعہ تھا۔ جس میں کہیں کہیں شاہ بلوط کے درخت لگے ہوئے تھے اور جوانی پورہ کو بہار پر سے نظر آتا تھا۔ اور آنکھوں کو تیرا دلت اور دل کو کھنڈہ ک پہنچاتا تھا۔

تعلق نہیں رکھتا۔ میں حضور کے جھنڈے کے نیچے ہوں۔ اور اسی کے نیچے اب یہہ اپنی بقایا زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔

نواب۔ آہ بیشک مگر تم اپنے مالک کی احتیاطوں اور ہوشیاروں سے ڈرا کرو۔ ورنہ یہ کہ جسفر لوٹس کو ہر طرح سمجھا دیا گیا ہے وہ ہارسٹ لاگ خنکھل کے نزدیک ہی پڑا رہیگا۔ اور اصل میں وہ اپنا کام بخوبی سمجھتا ہے جیسا کہ تم سمجھ گئے ہو۔ اور یہہ کہہ کر نواب نے ہاتھ ہلایا خالساں سمجھ کر کہ اب کچھ کام نہیں۔ فوراً مہٹ گیا۔ اور ادب سے دور جا کر کھڑا ہو گیا۔

جبکہ اسی وقت بغلی دروازہ کا پردہ ہٹا۔ اور ایک جوان خوبصورت نیلی آنکھوں والی عورت صبح کے ریشمی لباس میں آنکلی۔ اور خراماں خراماں نواب کے نزدیک دوسری کرسی پر جا بیٹھی۔ نواب نے متفکر لگاہ سے اُس کی طرف دیکھا۔ اور کہا پیاری تم تو چمکتی ہوئی روشنی کی طرح صبح کی دیوی معلوم ہو رہی ہو۔ اور یہ کہتے ہی سارے خطوط ایک طرف کر لئے۔

عورت کی ظاہر خوبصورتی دائمی دلکش تھی۔ اُس کی یہ تمام دل پسند باتیں۔ اُس کا لانا قد گدرا بدن۔ بھرے بھرے گال۔ اور اُن پر جوانی و تندرستی کی گلابی رنگت۔ ابھرا ہوا سینہ۔ چوڑی چھاتی۔ سرخ ہونٹ نیلی آنکھیں اور موتیوں ایسے چمکتے خوبصورت دانت ظاہر کر رہے تھے کہ صانع مطلق نے اُسے اپنے ہی ہاتھوں سے بنایا ہے جو اس

شامل ہو کر اظہارِ افسوس کریں کیونکہ اس جگہ کا طریقہ ہی ایسا ہے کہ پادری خواہ عروہ ہو یا زندہ۔ اس کا ہر حالت میں ادب اور لحاظ کیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں میں تم پر اعتماد کرتا ہوں کہ تم اچھے آدمی چن لو۔ وہ جن کو جنازہ کے جلوس میں جانا ہوگا۔ اور وہ جنہوں نے کھانا کھلانا ہوگا۔ یہ سب باتیں تم کو خوب احتیاط سے کرنی ہوں گی۔

خانساں (سوچتے ہوئے) کیوں حضور یہ آنے والی پادری صاحب کتنے برس سے اس کام پر مقرر ہیں؟“
نواب آٹھ برس سے۔

خانساں۔ حضور گھر میں تو صرف ”کن سن“ ہے۔ جو اس وقت مددگار دربان کا کام کر رہا ہے جسکو میرے خیال میں اس تقریب میں شامل کرنا پر مے گا۔ کیونکہ ہوشیار آدمی ہے۔ اور ہاں باہر حضور کا اعلیٰ محافظ خشکار گاہ بھی ہے لیکن میرے خیال میں جو جوہات چند اس کا جنازہ کیساتھ جانا چنداں ضروری نہ ہوگا؟“

نواب۔ فوراً کر سی سے گھوم گیا۔ اور بوڑھے خانساں کو تعجب کی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ مگر جلد نہیں کر نرمی سے کہا۔ گلنسر تمہاری عمر کیا ہے؟“

خانساں۔ حضور قریباً اسی برس کا ہوں۔ اور حیفہ لوکس کے پوتوں سے واقف ہوں۔ میرے وہ ناخوئوں بھی نہیں۔ پر آپ مجھے معاف کریں۔ میں حد سے زیادہ کہہ گیا ہوں۔ جو مجھ سے یا میرے کام سے کچھ

اب تک بہت برواشت کیا۔ مگر اب نہیں ہو سکتا ہے

دوستوں سے ہمنے وہ صدرے اٹھائے جان پر

دل سے دشمن کی خشکایت کا گلہ جاتا رہا

نواب۔ لیکن میں نے تو تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ شروع شروع

میں تمہیں ذرا خاموش اکیلے رہنا ہو گا۔ جب تک کہ میں علاقہ میں

واقفیت پیدا کر سکوں گا۔ اور مشہور ہو جاؤں گا۔ تو لوگ خود آ کر تم سے

ملیں گے۔ اور تمہاری عزت کریں گے۔

کراچی۔ آہ۔ ہنری۔ میں تمہارے سب ہٹکنڈے جانتی ہوں۔ میں

تے جی میں کھان لی تھی کہ ہر مشکل اور ہر سختی میں تمہارا ساتھ و فوگی

اور میں دیتی۔ بشرطیکہ تم اس باسٹ کی لڑکی سے جا کر عشق نہ جلاتے

گو مجھے باہر جانے یا کچھ دیکھنے تک کی اجازت نہیں دیکھتی۔

مگر خیال رہے کہ میرے کان کھلے ہوئے ہیں۔ جو تم بند نہیں کر سکتے

میں تم کو جانتی ہوں

مکار و غا باز حیلہ ساز چالیا

نواب۔ لیکن میری پیاری تمہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ ضروری امر تھا

کہ پڑوسیوں سے ہنس بول کر سلوک پیدا کیا جائے کہ ہمارا مدعا

عمر کی سے حاصل ہو۔

کراچی۔ کیا میں تمہیں ایسا کرنے میں مدد نہ دے سکتی تھی؟

نواب۔ اگر میں یہ ظاہر کرتا کہ میری (بیوی) ہے تو اس حالت میں ہمسائی

وقت کچھ خفا نظر آ رہی تھی۔ اور جس نے نواب کے جملہ کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ اس چاندی کی قاب میں سے جو بوڑھا گلمیٹر سامنے لایا تھا۔ کھینا ہوا مرغ کا گوشت یکر کھانے لگی۔ جب وہ حسب ضرورت کھا چکی تو نواب نے خانساں کو کمرہ سے باہر چلے جانے کو کہا۔ جب وہ چلا گیا تو ایلائیس کمرالی۔ (یہ اُس عورت کا نام تھا۔) نے بوجھایہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے تم سے تنہائی میں کچھ نہیں کہنا ہے۔

نواب۔ میری پیارلی کمرالی اصل بات یہ ہے کہ مجھے تمہارا چہرہ اترا ہوا نظر آیا۔ جو شاید بد خوابی کا سبب ہو۔ میں نے بوڑھے خانساں کو یوں ایک طرت بھجودیا۔ کہ وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ مجھ میں اور تم میں کچھ ناراضگی ہے۔

کمرالی۔ دو منٹ تک کچھ نہ بولی۔ جب تک کہ اپنی رکابی کا گوشت نہ ختم کر چکی۔ اور قدر سے تیز برآمدی چھوٹے گلاس میں آئندہ سیل کرنے پی گئی۔ جس کے بعد اس نے ننگی کی نگاہ سے اپنے ساتھی کو دیکھا۔ سخت آواز میں کہا دیکھو منترسی تم لے بنیک ٹھیک سوچا۔ یہاں غمغریب ہی ایک بہت بڑا اتفاق پڑنے والا ہے۔ جس سے شاید تمہارا کہ وہ ٹوٹ جائے۔ اور تم پر تباہی آئے۔ واصل میں سنئے ارادہ کر لیا ہے کہ خود پر وہ چاک کر دوں۔ کیونکہ تم جہاں جاتے ہو مجھے نہیں لیجاتے ہو اور خود مزے اڑاتے ہو۔ جبکہ میں یہاں قلعہ میں قید ہوں۔ برا تمہارے ایسے فرانسسیسی نواب کے ساتھ ہونیکا فائدہ کیا؟ میں نے

”قل کے مہتمے کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ میرے ساتھ شاید رات کو قصبہ تک بھی جائے۔“

نواب۔ آپ لوگ کس وقت کی ریل سے روانہ ہوں گے؟
جیل خانہ کاپاوری۔ پونے دس بجے دالی ٹرین سے جو بانسگ اسٹوک ریوے اسٹیشن سے چھوٹی ہو۔

نواب۔ درست۔ تو میں پھر جناب کو الوداع کہتا ہوں۔ اور مسٹر اسٹورٹ کو کامیابی کی دعا دیتا ہوں۔ پھر آپ جب بھی یہاں مقدمہ کی پیروی کے واسطے آویں تو ضرور میرے یہاں ٹھہریں جب پادری اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا تو نواب بھی ٹوپی بطور سلام اٹھا سیدھا قلعہ کو چلے پڑا۔ اور جو نہی خلقت کی نظر سے اوجھل ہوا دوڑنے لگا اور جس قدر جلد کہ اس کی ٹانگیں اُسے پہچا سکیں جائے لگا

بہودھوال باب قدرِ سادگی

”زیرِ خلق سے چھپ سکتے نہیں اہل عفا
تہ وریا سے بھی جاؤ صوٹھ لکا لاگو ہر
یہ شعر اسٹورٹ کی تعریف میں ہے۔“

جس وقت مرحوم پادری کا کھائی رہا پیش گاہ پر پہنچا۔ تو اُس کو

کے ساتھ جیسا کہ چاہئے ویسا ہی برتاؤ کر لگا۔ اور یہہ کہتے ہوئے پادری
لانگڈن کی طرف ایک انجان طور سے دیکھا۔ جو قبر کے نزدیک ننگے
سر اپنے زاہد لباس میں کھڑا تھا۔ اور جس نے ایک مددگار پادری
کی مدد سے جنازہ کی تازہ پڑھائی تھی۔

جیلخانہ کے پادری نے جو مرد کو دیکھا تو وہ لانگڈن تھا جس کو نواب
نے اپنا حدنگاہ بنایا تھا۔ پادری حیرانی سے نواب کا منہ دیکھنے لگا اور
پھر کچھ سکوت کے بعد بولا۔

جیل خانہ کا پادری۔ نواب صاحب انصاف اس جگہ میں نہیں
رکھا ہوا۔ میں بھی آخر انسان ہوں۔ اور آٹھ برس سے اس پیشہ میں
رہکر ہر قسم کے آدمیوں سے مل چل رہا ہوں۔ میں وثوق سے کہتا ہوں
کہ وہ جوان جیسا کہ آپ کا خیال ہے قاتل نہیں۔

نواب خباب والا۔ آپ نے میرا مطلب سمجھنے میں غلطی کی۔ میرا
بالکل ایسا خیال نہ تھا۔ پر خیر آپ پر بھی جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے
اور اس نئے ہونے والے کلاں پادری کی بابت طرح طرح کی جو
افواہیں اڑ رہی ہیں، ظاہر ہے۔ مگر ہاں اس شخص کے بارہ میں
جناب کا خود کیا خیال ہے؟

جیل خانہ کا پادری۔ کچھ بھی نہیں اچھا اب میں جاتا ہوں۔ کہ
میں نے اسٹورٹ سے جو مسٹر باسٹ کا رشتہ دار ہے ملنا ہے۔ وہ
ہندوستان کی پولیس کا بڑا سراغ رساں افسر ہے۔ اور اس واردات